سوال

(55) ہونے کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آسیب زدہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا مسئلہ اور جن کے انسان سے مخاطب ہونے کا جواز

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

مد!

آسیب زدہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا مسئلہ اور جن کے انسان سے مخاطب ہونے کا جواز

ہ، والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ ومن اہتدي بہداہ_اما بعد:

شعبان،۱۴۰۷ ہجری کے بعض مقامی وغیر مقامی اخبارات وجرائد نے مختصر ومطول پر وہ خبریں شائع کیں، جو میرے پاس اس جن کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بارے میں تھیں، جس کا یہاں ریاض میں ایک مسلمان خاتون پر سایہ تھا، اس آسیب زدہ خاتون پر جب برادر عبداللہ بن مشرف عمری مقیم ریاض

ۃ الشیخ علی طنطاوی کے بارے میں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے اس قسم کے واقعہ کے رونما ہونے کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دجل وفریب اور جھوٹ ہے اور ممکن ہے کہ عورت کے پاس اس وقت کوئی ٹیپ رکارڈر ہو جس پر گفتگو کارڈ کی گئی ہو جو اس وقت سنادی گئی اور عورت نے خود بات نہ کی ہو میر

لْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي (ص۳۸/۳۵)

لو ایسی بادشاہی عطا کر کہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو۔''

نک وشبہ شیخ طنطاوی کی یہ بات غلط اور ان کا یہ فہم باطل ہے۔۔۔ اللہ تعالی انہیں ہدایت سے نوازے۔۔۔ کسی جن کا کسی انسان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہونا حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کے منافی نہیں ہے کیونکہ جنوں کی ایک بہت بڑی جماعت نبی کریم ﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئی

وایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''شیطان میرے سامنے آیا اور اس نے بڑا زور لگایا کہ میری نماز کو توڑ دے لیکن اللہ تعالی نے مجھے اس پر غلبہ عطا کیا اور میں نے اسے پچھاڑ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح ہوجائے تو تم اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ د

ن رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ کی شرط کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پاس شیطان آیا لیکن آپ نے اسے پکڑ کر پچھاڑ دیا اور اس کا گلا گھونٹ دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حتی کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسو

ایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ رمضان کی حفاظت کے لئے مامور فرمایا لیکن رات کو میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کھانے کی اشیاء کو کپڑے میں ڈالنا شروع کردیا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا اللہ کی قسم! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا تو وہ کہنے لگا ''میں بہت ضرورت مند ہو

لَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقرۃ۲/۲۵۵)

لرف سے مقرر کردہ ایک فرشتہ تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہ آئے گا۔'' میں نے اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ''تمہارے رات والے قیدی کا کیا بنا؟'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ (ﷺ) اس نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جن کے بارے

حیح ۴:۴۸۶)

صیح مسلم کی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''شیطان انسان کے اندر اس طرح چل پھر سکتا ہے، جس طرح خون گردش کرتا ہے۔''

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''مسند'' جلد۴، ص:۲۱۶ میں صحیح سند کے ساتھ یہ حدیث ذکر کی ہے کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کیا ''یارسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز وقرات میں حائل ہوجاتا ہے۔'' آپ نے فرمایا ''یہ شیطان خنزب ہے جب تم اسے محسوس کرو تو تعوذ پڑھ کر اپنے بائیں

وجل کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور اجماع امت سے یہ ثابت ہے کہ جن انسان کے جسم میں داخل ہوسکتا اور اسے آسیب میں بتلا کرسکتا ہے۔ لہذا کسی عالم کے لئے کہ کیسے جائز ہے کہ وہ اس کا انکار کرے جب کہ اس کی بنیاد بھی علم وہدایت کے بجائے بعض ان اہل بدعت کی تقلید پر ہو جو اہل سنت و

فاللہ المستعان ولاحول ولاقوۃ الاباللہ

ب میں قارئین کرام کے سامنے اس سلسلہ میں اہل علم کے چند ارشادات نقل کروں گا۔ مندرجہ ذیل ارشاد باری تعالی ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (البقرۃ۲/۲۷۵)

ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو شیطان (جن) نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔''

بارے مفسرین کے اقوال:

بن جریر (طبری) رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ سود کھانے والے اس طرح حواس باختہ ہو کر اٹھیں گے جس طرح دینا میں وہ شخص تھا جسے شیطان نے آسیب میں بتلا کر کے مجنون بنا دیا ہو۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی لکھا ہے کہ سود خور قبر

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس شخص کا قول فاسد ہے جو اس بات کا انکار کرتا ہے کہ جن انسان کو آسیب میں بتلا کرسکتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ یہ بعض طبیعتوں کا اپنا فعل ہوتا ہے کیونکہ شیطان انسان کا اندر نہیں چل سکتا اور نہ اسے جنو

میں مفسرین کے بہت سے ارشادات ہیں، جو انہیں معلوم کرنا چاہیں، وہ کتب تفسیر میں ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب

[illegible] الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا (البقرۃ ۲/۲۷۵)

عبداللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے کہا کہ کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ جن، انسانوں کے جسم میں داخل نہیں ہوسکتا توانھوں نے فرمایا بیٹا یا لوگ غلط کہتے ہیں۔ جن، انسانوں کے اندر داخل ہوکر اس کی زبان سے بات کرسکتا ہے، اس مسئلہ کو ہم نے اپنی جگہ پر تفصیل سے بیان

، حنبل بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے کہا کہ کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ جن، انسانوں کے جسم میں داخل نہیں ہوسکتا توانھوں نے فرمایا بیٹا یا لوگ غلط کہتے ہیں۔ جن، انسانوں کے اندر داخل ہوکر اس کی زبان سے بات کرسکتا ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے یہ ایک مشہور امر ہے

ائمہ مسلمین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے آسیب زدہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا انکار کیا ہو، جو شخص اس کا انکار کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ شریعت اس کی تکذیب کرتی ہے تو وہ شریعت کی طرف ایک جھوٹی بات منسوب کرتا ہے کیونکہ ادلۂ شرعیہ میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو اس کی نفی کرتی ہو

[illegible] تو ریل۔

روحوں کی وجہ سے جو جنون ہے، مسلمانوں کے ائمہ اور عقلاء اس کا اعتراف کرتے ہیں، اس کی تردید نہیں کرتے بلکہ اعتراف کرتے ہیں کہ اس کا علاج یہ ہے کہ خبیث اور شریر روحوں کے مقابلہ میں نیک، شریف اور عظیم الشان روحوں کو پیش کیا جائے، اس سے خبیث روحوں کے اثرات ختم ہوجائیں گے

ہل، گھٹیا اور نچلے درجہ کے اطباء اور زندیقیت پر اعتقاد رکھنے والے، روحوں کے جنون کا انکار کرتے ہیں اور اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ روحیں مجنون کے جسم پر اثر انداز ہوسکتی ہیں اور ان کا یہ انکار جہالت کی وجہ سے ہے کیونکہ فن طب میں بھی اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے اور پھر حس اور وجود اس۔

جنون کی اس قسم کے علاج کے دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو تو آسیب زدہ کی طرف سے ہے اور دوسرا معالج کی طرف سے۔ آسیب زدہ کی طرف سے تو یہ ہے کہ وہ نفسیاتی قوت سے کام لے اور ان تمام روحوں کو پیدا کرنے والے کی طرف صدق دل سے متوجہ ہو اور صحیح طور پر دل وزبان کی ہم آہنگی کے ساتھ تعوذ ک

ے کے دوسرے پہلو کا تعلق معالج سے ہے۔ معالج میں بھی مذکورہ دونوں باتوں کا ہونا ضروری ہے حتیٰ کہ کئی معالج صرف اتنی بات کہتے ہیں کہ ''اس کے جسم سے نکل جا'' یا وہ صرف ''بسم اللہ'' یا ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کہتے ہیں تو جن، انسان کے جسم سے نکل جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے ''ا

میں نے اپنے شیخ (امام ابن تیمیہؒ) کو دیکھا کہ وہ آسیب زدہ کے پاس اپنے کسی قاصد کو بھیج دیتے جو یہ کہتا ہے کہ شیخ نے تجھ سے یہ کہا ہے کہ نکل جا کیونکہ اس انسان کو تکلیف دینا تیرے لئے حلال نہیں ہے تو اس سے آسیب زدہ کو فوراً افاقہ ہوجاتا۔ بسا اوقات استاد گرامی خود بھی جن سے بات کرتے اور اگر ج

ہم نے یہ جو ادلہ شرعیہ اور اہل سنت والجماعت کے علم کے اجماع کی روشنی میں ذکر کیا ہے کہ جن انسانوں کے جسم میں داخل ہوسکتے ہیں تو اس سے قارئین کرام کت سامنے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ اس شخص کا قول باطل ہے جو اس کا انکار کرے نیز اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ فضیلۃ الشیخ علی طنطاوی۔

ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اخبار ''الندوۃ'' نے اپنی ۱۴ شوال ۱۴۰۷ ہجری کی اشاعت میں صفحہ ۸ پر ڈاکٹر محمد عرفان کے حوالے سے جو یہ لکھا ہے کہ جنون کا کلمہ ''قاموس طبی'' میں موجود ہی نہیں ہے تو یہ بھی غلط ہے، نیز یہ کہ جن کا انسان کے جسم میں داخل ہونا اور اس کی زبان سے بات

م ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے یہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ اطباء کے ائمہ وعقلاء اس کا اعتراف کرتے ہیں، وہ اس کا انکار نہیں کرتے۔ اس کا انکار کرنے والے جاہل، گھٹیا اور نچلے درجہ کے اطباء اور زندیقیت پر اعتقاد رکھنے والے لوگ ہیں۔ لہذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ ان حقائق کو جو ہم نے ذکر کئے

ہ :

ل اللہ ﷺ کی احادیث صحیحہ اور اہل علم کا جو کلام ذکر کیا ہے تو یہ اس بات پر بھی دلالت کناں ہے کہ جن سے مخاطب ہونا، اسے وعظ ونصیحت کرنا، اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا اور اس کا اس دعوت کو قبول کرلینا، اس ارشاد باری تعالی کے مخالف نہیں جسے اللہ تعالی نے سورہ ص میں حضرت سلیمان علیہ

ِی مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ (ص ۳۸/۳۵)

ردگار! میری مغفرت فرما اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا کر جو میرے بعد کسی کو شایان نہ ہو، بے شک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔''

ی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا اور اگر وہ انسان کے جسم سے نکلنے سے انکار کرے تو اسے مارنا بھی آیت مذکورہ کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ تو واجب اور ظالم کو ظلم سے روکنے، مظلوم کی مدد کرنے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے قبیل سے ہے کیونکہ جن، درحقیقت انسان پر ظلم کررہا ہوتا ہے اور

وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ واتباعہ باحسان

فتاوی مکیہ